13161

۷۱۰

۹۳۳۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(الف)

مفتی صاحب سوال یہ ہے کہ جیسا کہ آج کل دینی ادارے دین کی ترویج کے لیے Youtube channel بناتے ہیں، ان پر بیانات وغیرہ Upload کیے جاتے ہیں، اس کا بنانا کیسا ہے؟

(ب)

دوسرا یوٹیوب کا قانون یہ ہے کہ جب بھی یوٹیوب پر کوئی ویڈیو کو تلاش کرتا ہے یا اس کو دیکھتا ہے تو ویڈیو چلنے سے پہلے یوٹیوب کوئی اشتہار دکھاتا ہے اور اس اشتہار پر یوٹیوب پیسہ کماتا ہے اور یوٹیوب چینل بنانے والے کو اپنی کمائی میں سے چالیس فیصد پیسہ مجھے دیتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی آمدنی حلال ہے؟

بینوا توجروا

مستفتیہ امۃ اللہ

03312108082

ایڈریس: حسین ڈی سلوا ٹاؤن ڈیفنس فیز 1

ورلڈ بزنس سنٹر روم نمبر 15+16

پلاٹ نمبر 947 کراچی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 31/1976
مورخہ
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہوں)

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا ومصليا

(ا)۔۔(الف)یوٹیوب یا دوسرے ذرائع ابلاغ کو شرعی منکرات سے بچتے ہوئے دعوتی مقاصد، دینی بیانات، نظمیں اور تلاوت قرآن وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔(تبویب-۹۸/۱۵۷۳)

(ب)مذکورہ صورت میں یہ اشتہارات اگر خواتین کی تصاویر یا میوزک وغیرہ دوسرے شرعی منکرات پر مشتمل نہ ہوں، یا یہ اشتہارات جن کمپنیوں کے ہیں ان کمپنیوں کاروبار حلال ہو، مثلاً یہ اشتہارات فلموں، سودی بینکوں اور انشورنس کمپنیوں اور شراب کی کمپنیوں کے نہ ہوں، توان اشتہارات کو اپنے چینل پر نشر کرنے کا نفع لینا جائز ہے ۔لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ مروّجہ اشتہارات میں عموماً مذکورہ شرائط مفقود ہوتی ہیں، اس لئے حتی الامکان مذکورہ کاروبار کو ذریعہ معاش بنانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(تبویب- ۱۶۶۲/۴۹)

فقه البيوع .(325/1):

ولكن معظم استعمال التلفزيون في عصرنا في برامج لاتخلو من محظور شرعي، وعامة المشترين يشترونه لهذه الأغراض المحظورة من مشاهدة الأفلام والبرامج الممنوعة، إن كان هناك من لايقصد به ذلك- فبما أنّ غالب استعماله في مباح ممكن فلا نحكم بالكراهة التحريميّة في بيعه مطلقا، إلا إذا تمحض لمحظور، ولكن نظرا إلى أنّ معظم استعماله لايخلو من كراهة تنزيهيّة - وعلى هذا فينبغي أن يتحوط المسلم في اتخاذ تجارته مهنة له في الحالة الراهنة إلا إذا هيأ الله تعالى جوّا يتمحض أو يكثر فيه استعماله المباح، والله أعلم

دار الافتاء

Scanned by CamScanner